ماہنامہ

ای تعلیم

etaleem

بہترین استاد
بہترین تعلم

سیکھیے، سکھائیے

April 2025

منظّم اور موثر کمرۂ جماعت

ڈیجیٹل لرننگ

ملٹی گریڈ ٹیچنگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

06	منظم اور موثر کمرہ جماعت
10	سٹڈی سرکل، کیا، کیوں، کیسے؟
12	علامہ اقبالؒ کو خراج عقیدت
14	لباس کے آداب
16	شجرکاری مہم
18	ڈیجیٹل لرننگ: تعلیم کا جدید ترین رجحان
21	غزالی سکول کروڑ لعل عیسن
23	ہم دلوں پر حکومت کریں گے
24	نیک بنو نیکی پھیلاؤ
28	جائزہ رمضان سرگرمیاں

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، شہباز امتیاز، عبد المقیت

ریسرچ ٹیم:

1۔ ارسلان شاکر 2۔ اصغر حمید

3۔ محمد سلیمان 4۔ عبد اللہ عزام

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

Ghazali Education Foundation

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0315-7262501

فی شمارہ: 100 روپے

سالانہ سبسکرپشن: 1200 روپے

5-E ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

قرآن و حدیث

انسانی رویہ

وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ
قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن
لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورۃ یونس: ۱۲)

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے، بیٹھے اور کھڑے ہونے کی حالت میں ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اس سے اس تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو اس طرح گزر جاتا ہے جیسے اس تکلیف میں ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہی ان کے لیے خوشنما بنا دیا جاتا ہے۔

شکر گزاری ضروری ہے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم صبح کرو تو تم ایک درہم جو کہ پہلے (بطور شکر) صدقہ کر دو، اور تمہارا واجب ہے کہ اللہ کا شکر ادا کرو۔ بے شک اللہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے،. برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور تمہارا اپنے اہل و عیال میں پیار محبت سے دوڑ دھوپ کرنا بھی تمہارے لیے اللہ کے ہاں اجر و بڑی شکر گزاری ہے۔

(بخاری و مسلم)

خود احتسابی

الحمدللہ، ہمیں بابرکت مہینہ رمضان نصیب ہوا، جو روزے، عبادت اور زکوٰۃ کا مہینہ ہے۔ یہ وہ وقت تھا جس نے ہمارے دلوں کو پاک کیا اور ہمیں اللہ کے قریب کیا۔ روزے کے ذریعے ہم نے صبر اور ضبط نفس سیکھا، زکوٰۃ کے ذریعے ضرورت مندوں کی مدد کی، اور اضافی عبادات کے ذریعے اپنے ایمان کو مضبوط کیا۔ اب جب کہ یہ مقدس مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے، ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے۔ کیا ہم نے واقعی خود کو پاک کر لیا؟ کیا ہم نے اللہ کی رحمت اور مغفرت حاصل کر لی؟ یہ وہ سوالات ہیں جو ہر مومن کو رمضان کے بعد خود سے کرنے چاہئیں۔

اصل آزمائش اب شروع ہوتی ہے — کیا ہم رمضان کی برکتوں کو سال بھر جاری رکھ سکیں گے؟ رمضان صرف تیس دن کی عبادت کا نام نہیں بلکہ پوری زندگی نیکیوں پر قائم رہنے کی تربیت ہے۔ آیئے، ہم عہد کریں کہ جو نیک عادات ہم نے اپنائی ہیں، انہیں جاری رکھیں گے: نماز کی پابندی، قرآن کی تلاوت، صدقہ و خیرات، اور اپنے اعمال میں تقویٰ۔ اگر ہم ان نیکیوں کو رمضان کے بعد بھی برقرار رکھ سکیں، تو یہی اصل کامیابی ہو گی۔

رمضان ہمیں صرف عبادات کا درس نہیں دیتا، بلکہ ہمیں ایک بہتر انسان بننے کی بھی تربیت دیتا ہے۔ ہم نے اس مہینے میں صبر، عجز، اور دوسروں کی مدد کرنے کی عادت اپنائی۔ اب ہمیں چاہیے کہ ہم یہ تمام خوبیاں اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنا لیں۔ ہمیں اپنے رویے میں نرمی، اپنے دل میں اخلاص اور اپنے اعمال میں تقویٰ کو شامل کرنا ہو گا۔ اگر ہم رمضان کی برکتوں کو سمیٹ کر اپنی روزمرہ زندگی میں اپنائیں، تو ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ اللہ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ماہ مبارک کے بابرکت اختتام اور عید سعید کی آمد پر طلبہ کے لیے نیک تمنائیں کہ ان کی زندگیوں میں کامیابیوں کے نئے در وا ہوں۔ اساتذہ کے لیے دعائیں کہ ان کی محنت سے علم کے چراغ ہمیشہ روشن رہیں، والدین کے لیے نیک خواہشات کہ ان کا سایہ ہمیشہ ان کی اولاد کے سروں پر سائبان بن کر رہے۔

عید کے پر مسرت موقع پر ایک دوسرے کو معاف کریں، دلوں کو صاف کریں اور خوشیاں بانٹیں۔ دعا ہے کہ یہ عید آپ سب کے لیے خوشیوں، محبتوں اور برکتوں کا پیغام لے کر آئے۔ آمین

عِید مُبارک

عید الفطر کے اس بابرکت موقع پر وطن میں بسنے والوں اور دیارِ غیر میں مقیم پاکستانیوں کو عید کی خوشیاں مبارک

مالک خان سیال

منظم اور موثر کمرۂ جماعت

ایک منظّم اور موثر کمرۂ جماعت ہر معلم کی آرزو ہوتا ہے۔ منظّم اور موثر کلاس روم خودرو پودوں کی طرح از خود نہ تو اگتا اور نمو پاتا ہے اور نہ ہی اساتذہ کی کوشش کے بغیر اس کا وجود ممکن ہے۔ موثر اور منظّم کمرۂ جماعت اساتذہ کی جفاکشی، جانفشانی، منصوبہ بندی، غور و خوض اور مسلسل جہد و عمل کا نتیجہ ہوتا ہے۔

کمرۂ جماعت میں طلبہ کی مسلسل نگرانی و دیکھ بھال، لگاتار حوصلہ افزائی، اکتسابی مہارتوں کے فروغ اور منصوبہ بندی، اسکولز کو تحصیل علم کے حقیقی مراکز میں تبدیل کردیتی ہے۔ کمرۂ جماعت کی فضاء کو درس وتدریس اور اکتساب کے لیے سازگار بنانے میں استاد کا کردار مرکزی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ایک بھرے ہوئے برتن سے خالی برتن میں کسی شئے کی منتقلی کی طرح معلومات کی منتقلی کو درس وتدریس کا نام ہرگز نہیں دیا جاسکتا۔ تدریس صحت مند معاشرے کی تعمیر کے لئے باصلاحیت، حوصلہ مند اور علم وتربیت سے آراستہ باکمال و باہنر افراد کی تیاری و فراہمی کا نام ہے۔ اسکولز کو بجا طور پر مردم سازی کے کارخانوں سے معنون کیا جاسکتا ہے۔ سادہ لفظوں میں جس جگہ انسانوں کو علم و ہنر، اچھے برے کی تمیز، اخلاق و اطوار اور کھوٹے کھرے کی پہچان سکھائی جاتی ہے اس مقام کمرۂ جماعت کہتے ہیں۔ کمرۂ جماعت کے انتظام و انصرام کی مکمل ذمہ داری اساتذہ پر عائد ہوتی ہے۔

کمرۂ جماعت کے انتظام و انصرام کے لئے کلاس روم مینجمنٹ کی اصطلاح عام طور پر مستعمل ہے۔ کلاس روم مینجمنٹ درس وتدریس، تعلیم وتربیت اور اکتساب کے فروغ میں معاون وسائل کو منظّم و مربوط کرنے کا دوسرا نام ہے۔ طلبہ میں اکتسابی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے، مسائل کا سامنا کرنے اور پڑھنے اور سیکھنے کے عمل کو موثر بنانے میں طلبہ مرکوز (Student Centered) کمرۂ جماعت والا ماحول نہایت سود مند ثابت ہوتا ہے۔ کمرۂ جماعت کا صحت مند ماحول طلبہ میں مسابقت، دیانت اور سخت محنت کے جذبات کو فروغ دے کر انھیں بے مثال کامیابیوں سے ہمکنار کرتا ہے۔ کمرۂ جماعت کے انتظام، انصرام اور تزئین میں اساتذہ کو اپنی صلاحیتوں کے استعمال میں حد درجہ احتیاط برتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اساتذہ مناسب حکمت عملیوں کو وضع کرکے اور ان پر عمل کرتے ہوئے ایک سازگار کمرۂ جماعت کے ماحول کو پروان چڑھا سکتے ہیں۔

اساتذہ کی تدریسی ناکامی کے اسباب میں ایک سبب کمرۂ جماعت کی تنظیم و ترتیب سے عدم آگہی اور تدریسی وسائل کے بروقت استعمال اور طلبہ کی تعلیمی ضروریات کے مطابق درس و تدریس کے لئے سازگار ماحول کی فراہمی میں ناکامی ہے۔ کمرۂ جماعت کا ماحول بچوں کی تعلیم و تربیت میں بنیادی کردار کا حامل ہوتا ہے۔ اساتذہ اپنی ادنی سی کوشش سے کمرۂ جماعت میں ایک ایسا اکتسابی ماحول پروان چڑھا سکتے ہیں جہاں ایک طالب علم غیر محسوس انداز میں تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو سکتا ہے۔

ذیل میں ان اسباب و علل کا ذکر کیا گیا ہے جس کی وجہ سے کلاس روم کا ماحول اور فضاء متاثر و مجروح ہو جاتی ہے :

1) طلبا کی تعلیمی ضروریات کو پس پشت ڈالنا

2) طلبا مرکوز تعلیمی ماحول کی عدم فراہمی

3) غیر موزوں منصوبہ بندی

4) نئے تعلیمی نظریات و رجحانات کو اپنانے میں اساتذہ کا تذبذب اور عدم دلچسپی

5) طلبا اور اساتذہ کے درمیان بہتر تعلقات کا فقدان اور اساتذہ تک طلبہ کی رسائی پر عائد پابندیاں

6) نظم و ضبط کی تعلیم نہ دینا اور طلبا میں پسندیدہ رویوں کا عدم فروغ

7) اساتذہ کی جانب سے تدریسی اوقات کو اختراعی انداز میں استعمال نہ کرنا، تعلیمی وسائل کا عدم استعمال اور طلبہ کی دلچسپی اور توجہ کو تحریک دینے والی تعلیمی سرگرمیوں سے اجتناب

8) اساتذہ میں درس و تدریس کے شوق و ذوق کا فقدان

منظّم کمرۂ جماعت کی خوبیوں میں استاد کا کمرۂ جماعت میں اپنے تدریسی فرائض، منظّم، مربوط، موثر اور دلکش انداز میں سرانجام دینا بھی ہے۔ درس و تدریس کا ہر ایک مرحلہ استاد کی موثر تدریس کے علاوہ کمرۂ جماعت کے منظّم انتظام و انصرام سے جڑا ہوتا ہے۔ کمرۂ جماعت کے انتظام و انصرام میں کئی ایسے قابل ذکر عناصر اور عوامل ہیں جن پر عمل آوری کے بغیر تعلیمی مقاصد کا حصول ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہو جاتا ہے۔ کمرۂ جماعت کو منظّم و مربوط کرنے والے عوامل اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے سکولوں کو تحصیل علم کے دلکش اداروں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

کریمر اور ریزائیٹ (Creemeers and Reezigt) نے 1999 میں چار ایسے عوامل کی نشاندہی کی ہے جو کمرۂ جماعت کا ماحول تشکیل دینے اور طلبہ کے اکتساب کو پروان چڑھانے میں ذمہ دار گردانے گئے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

1) طلبہ سے وابستہ اکتسابی توقعات اور نتائج (Expectations of student's learning outcome)

2) کمرۂ جماعت کا منظّم اور مربوط ماحول (Orderly Classroom environment)

3) استاد اور شاگردوں کے درمیان صحت مند تعلقات و برتاؤ، جماعت کے طلبہ کا ایک دوسرے سے مثبت و محبت آمیز رویہ و سلوک۔

4) کمرۂ جماعت کا طبعی ماحول (Physical environment of the classroom)

ذیل میں چند ایسی تجاویز دی گئی ہیں جن کی مدد سے اساتذہ کمرۂ جماعت کی مناسب تنظیم اور اس کی طبعی ترتیب کو بہتر بنا سکتے ہیں :

کمرۂ جماعت کے ماحول اور طلبہ کی تعلیمی ترقی کے درمیان ایک اٹوٹ وابستگی پائی جاتی ہے۔ ایک منظّم و مربوط کمرۂ جماعت طلبہ کو کبھی دباؤ کا شکار نہیں ہونے دیتا۔ موثر و منظّم کمرۂ جماعت کے زیر اثر طلبہ از خود سیکھنے کی جانب مائل ہوتے ہیں۔ کمرۂ جماعت کی فضاء اور ماحول کو تعلم کے لئے سازگار بنانے میں کمرۂ جماعت کی تنظیم و ترتیب طلبہ کو اکتسابی آمادگی پر مائل اور متحرک کرتی ہے۔

کمرۂ جماعت میں نشستوں کی ترتیب

نشستوں کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ ہر طالب علم کو تختہ سیاہ اور معلم کی تدریسی سرگرمیوں اور تاثرات کے مشاہدے کا براہ راست موقع حاصل ہو۔ بے ترتیب و بے ہنگم سٹنگ ارینجمنٹ (نشستوں کا نظم) طلبہ کی بے آرامی اور کمرۂ جماعت کی خوب صورتی کو متاثر کرنے کا سبب ہوتا ہے۔

فرنیچر طلبہ کی ضرورتوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ فرنیچر میں یکسانیت ہونی چاہیے۔ کمرۂ جماعت میں نشستیں اور دیگر تعلیمی سامان کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ ہر طالب علم تک استاد کی رسائی ممکن ہو سکے اور طالب علم بھی استاد تک بآسانی پہنچ پائے۔

طلبا کے بیٹھنے کی ترتیب

کمزور سماعت و بصارت، پست قد اور جسمانی طور پر معذور طلبہ کو سامنے کی نشستیں فراہم کریں۔ اونچے اور بھاری جسامت کے بچوں کو پچھلی نشستیں فراہم کریں تاکہ ہر طالب علم استاد کی تدریسی سرگرمیوں کا بخوبی مشاہدہ کر سکے۔ طلبہ کو تختہ سیاہ اور استاد کے تاثرات کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہوں۔

معاون اشیا کی تنصیب

بلیک بورڈ اور چارٹس کو اتنی بلندی پر رکھا جائے کہ وہ سب کو آسانی سے نظر آئے۔ اتنا بھی اونچا نہ رکھا جائے کہ دیکھنے میں طلبہ کو دقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔ دیگر بصری ٹیچنگ ایڈز (تدریسی معاون اشیاء) کو ایسی جگہ پر رکھا جائے جہاں سے تمام جماعت کے طلبہ آسانی سے ان کا نظارہ کر سکیں۔ تعلیمی و تدریسی اشیاء کو اس طرح رکھا جائے کہ استاد اور طلبہ کی ان تک رسائی آسانی ہو سکے۔ سامان وغیرہ رکھتے وقت خیال رہے کہ داخل ہونے اور نکلنے کے راستے میں رکاوٹ نہ پیدا ہو۔

کمرہ جماعت کا نام

طلبہ کے سینوں میں عزائم کو بیدار کرنے کے لئے ہر کمرۂ جماعت کا نام کسی عبقری شخصیت کے نام پر رکھا جائے جیسے ڈاکٹر علامہ اقبال، امام غزالی وغیرہ۔ کمرۂ جماعت کے باب الداخلہ پر عظیم شخصیات کا تعارف اور کارناموں کو وال پینٹنگس یا چارٹ یا پھر بلٹین بورڈ کی شکل میں آویزاں کیا جائے۔ ان کی زندگی کے حالات اور کارناموں کو اجاگر کرکے پیش کیا جائے تاکہ طلبہ میں اعلیٰ مقاصد کو پیدا کیا جاسکے۔

سالانہ نصب العین

پورے اسکول کے لئے ایک سالانہ نصب العین (Motto of the year) مقرر کیا جائے۔ سال کے لئے ایک نصب العین مقرر کرنے کے علاوہ ہر ماہ کے لئے ایک علیحدہ نصب العین مقرر کیا جاسکتا ہے۔ اساتذہ طلبہ کو نصب العین کی تعلیمی اہمیت سے آگاہ کریں۔

یہ نصب العین (theme) ایک آیت قرآنی، حدیث، مصرعہ یا، قول کی شکل میں طے کیا جائے اور پورا مہینہ ماہانہ theme کے لئے اور پورا سال سالانہ theme کے لئے طلبہ کی رہبری و رہنمائی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے لئے نظام الاوقات و طریقہ کار تشکیل دیا جائے۔

ویلکم نوٹ

تختہ تحریر سے کسی قدر اوپر جماعت میں طلبہ کے لئے استقبالیہ کلمات ''خوش آمدید (Welcome)'' پینٹ کروائیں یا پھر بورڈ آویزاں کریں۔

ٹائم ٹیبل

جماعت کا ٹائم ٹیبل ایک خوب صورت چارٹ پر تحریر کرکے آویزاں کریں۔ ٹائم ٹیبل آویزاں کرنے کا صحیح مقام بلیک بورڈ کے دائیں یا بائیں ہوتا ہے۔ تاکہ دن بھر کا شیڈول طلبہ کی نظروں کے سامنے رہے۔

تزئین و آرائش

کمرۂ جماعت کی دیواروں پر چارٹس اور دیگر تعلیمی و اکتسابی مواد چسپاں کرکے کمرۂ جماعت کی جاذبیت کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ تعلیمی سال کے آغاز پر ہی طے کرلیں کہ کون سے خاکے، نقشے، جدول اور تصویریں دینی ہیں جو نصاب و موضوع سبق کے مطابق ہوں جیسے سائنس روم کی تزئین و آرائش کے لئے سائنسی چارٹس، پوسٹرز، ماڈلز وغیرہ۔ سیاہ رنگ کے استعمال سے حتی الامکان گریز کریں کیونکہ کم روشنی والے کمروں میں سیاہ رنگ دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

صفائی ستھرائی

طلبہ میں صفائی اور نظافت کے جذبے کو پروان چڑھائیں۔ کمرہ ہائے جماعت کے صاف ستھرا رکھنے کو یقینی بنائیں۔ کلاس میں ردی کی ٹوکری (Dust Bins) رکھی جائے۔ طلبہ کو تراشیدہ پنسل کے برادے سے لے کر کھانے پینے کی ناکارہ اشیاء اسی میں ڈالنے کی عادت ڈالیں۔

تعلیمی و اکتسابی اشیا کی حفاظت

کمرۂ جماعت میں الماری وغیرہ کا اہتمام کرتے ہوئے طلبہ کے فن پاروں اور کارآمد تعلیمی و اکتسابی اشیاء وغیرہ کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ کمرۂ جماعت کی دیواروں اور فرنیچر پر لکھنے اور تصویریں بنانے سے طلبہ کو باز رکھیں۔

مذکورہ بالا ہدایات پر عمل پیرا ہو کر کمرۂ جماعت کے ماحول کو موثر، درس و تدریس اور اکتساب کو پر کیف اور دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔

اصغر حمید

سٹڈی سرکل کیا، کیوں، کیسے؟

سٹڈی سرکل کا تعارف

اصطلاح "سٹڈی سرکل " کے استعمال کو دو سو سال ہونے کو آئے ہیں۔ انیسویں صدی میں مغرب اور روس میں نظریات کی تفہیم اور بڑے پیمانے پر ترویج کے لیے یہ سادہ سی سرگرمی تجویز ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے قبولِ عام حاصل کر گئی۔ سب سے پہلے دنیا میں جدید اسٹڈی سرکل کی بنیاد رکھنے کا اعزاز مغربی مفکر جوزیف اسٹالن کو حاصل ہے۔ بالشویک انقلاب کے برپا ہونے کے بعد سٹڈی سرکل بیشتر سیاسی تنظیمات اور اداروں کا لازمی جز بن گیا۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ سٹڈی سرکلز منعقد کرنے کا رحجان براعظم یورپ کے ملک سویڈن میں پایا جاتا ہے۔ اس کی روح یہ ہے کہ دس سے پندرہ افراد باہم دائروی شکل میں مل بیٹھ کر کسی موضوع پر تبادلہ خیالات کرتے ہیں بالعموم کوئی استاد کوئی شاگرد نہیں ہوتا بلکہ ایک منتظم ہوتا ہے جو مقررہ وقت میں موضوع پر ہونے والی بحث کو ممکن اور کسی صورت نتیجہ خیز بناتا ہے، یوں اس سرگرمی سے حاضرین قلیل وقت میں بھرپور استفادہ کر لیتے ہیں۔

سکولوں میں سٹڈی سرکل

سٹڈی سرکل کی اسی اہمیت اور ضرورت کے پیش غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے شعبہ تحقیق و ترقی (R&D) نے اپنے اساتذہ / معلمات اور دیگر انتظامی ذمہ داران کی تدریسی اور پیشہ ورانہ مہارت کو بہتر سے بہتر بنانے کی غرض سے متنوع موضوعات پر سٹڈی سرکلز تیار کر کے اسے سکولوں کی سطح پر منعقد کروانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اور ساتھ ہی ان سے استفادہ کرنے اور کروانے کے لیے وقتاً فوقتاً رہنمائی کا سلسلہ جاری ہے۔ 16 صفحات پر مبنی ان سٹڈی سرکلز میں متعلقہ موضوع کے حوالے سے لوازمہ اور عملی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔ جن کی مدد سے نہ صرف قاری کو موضوع کی بہتر تفہیم ہوتی ہے بلکہ گروہی مباحثے میں حصہ لینے اور تعمیری سوچ بچار کا موقع بھی ملتا ہے۔ الغرض یہ سٹڈی سرکل ہر لحاظ سے ایک موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے اساتذہ کی عملی تدریس کو آسان، اور موثر بنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

سٹڈی سرکل کے مقاصد

1) اساتذہ کو ان کے سکولز کی سطح پر پیشہ ورانہ رہنمائی فراہم کرنا

2) اساتذہ کو ایسا اجتماعی تدریسی ماحول دینا جس میں سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان میں باہمی اتفاق واتحاد پیدا ہو اور ان کی ذہنی صلاحیتیں بھی پروان چڑھیں

3) ایسے تمام اساتذہ جو غزالی کی مرکزی یا ضلعی تربیتی ورکشاپس میں کسی بھی وجہ سے شریک نہیں ہو سکتے انہیں بھی انفرادی تربیت کے مواقع فراہم کرنا

4) اساتذہ وطلبہ میں کتب بینی اور مطالعہ کا شوق پیدا کرنا

5) اساتذہ کو طلبا کی نفسیات، ذہنی رجحانات اور دلچسپیوں کو سمجھنے اور ان کے مطابق تدریس کرنے کے قابل بنانا

6) سکولوں میں تربیت اساتذہ کے عمل کو مستقل بنانا

سکولوں میں سٹڈی سرکل کا طریقہ کار

1) تحریری شکل میں لوازمہ (سٹڈی سرکل) موصول ہوتے ہی اساتذہ تک پہنچا دیا جائے۔

2) کسی ایک موضوع کا انتخاب کر کے اسے سکول کی سٹاف میٹنگ میں آدھ، پون گھنٹے کا سٹڈی سرکل کروائیں۔

3) سٹڈی سرکل جس موضوع پر ہو اس کی اور تاریخ انعقاد کی اطلاع بر وقت متعلقین کو کر دی جائے۔

4) بہتر ہے متعلقہ موضوع پر شرکاء کچھ مطالعہ یا مذاکرہ پروگرام سے پہلے بھی کر کے آئیں۔ نیز مختلف تجربات کو بھی جمع کیا جا سکتا ہے۔

5) سٹڈی سرکل کے منتظم (Conductor) کا پہلے سے تعین ہونا چاہیے۔ یہ ذمہ داری سال بھر میں تبدیل ہوتی رہے تو زیادہ بہتر ہے۔

6) سٹڈی سرکل کے لوازمہ کا زیادہ تر حصہ برائے مطالعہ ہوتا ہے۔

7) سرگرمیاں بھی تجویز کی جاتی ہیں۔ ان سرگرمیوں میں کچھ سوالات موجود ہوتے ہیں، ان سوالات پر باہم گفتگو کے بعد جامع جوابات تحریر کر لیے جائیں۔ اگر سرگرمیوں کے انعقاد میں زیادہ وقت درکار ہو تو ایک سے زائد نشستیں بھی منعقد کی جا سکتی ہیں۔

8) سٹڈی سرکل کا مقصد اساتذہ کے طریق تدریس و تربیت میں بہتری لانا ہے۔

ذیل میں میں کچھ سٹڈی سرکل کی تصاویر دی جا رہی ہیں۔ ویڈیو کی صورت میں اس کے اہمیت، طریقہ کار، اور انعقاد بارے راہنمائی کے لیے اور سافٹ فائل میں نیچے دیے گئے سٹڈی سرکلز منگوانے کے لیے دیے گئے نمبر پر وٹس ایپ کے ذریعے رابطہ کریں۔ 03015333238

مالک خان سیال

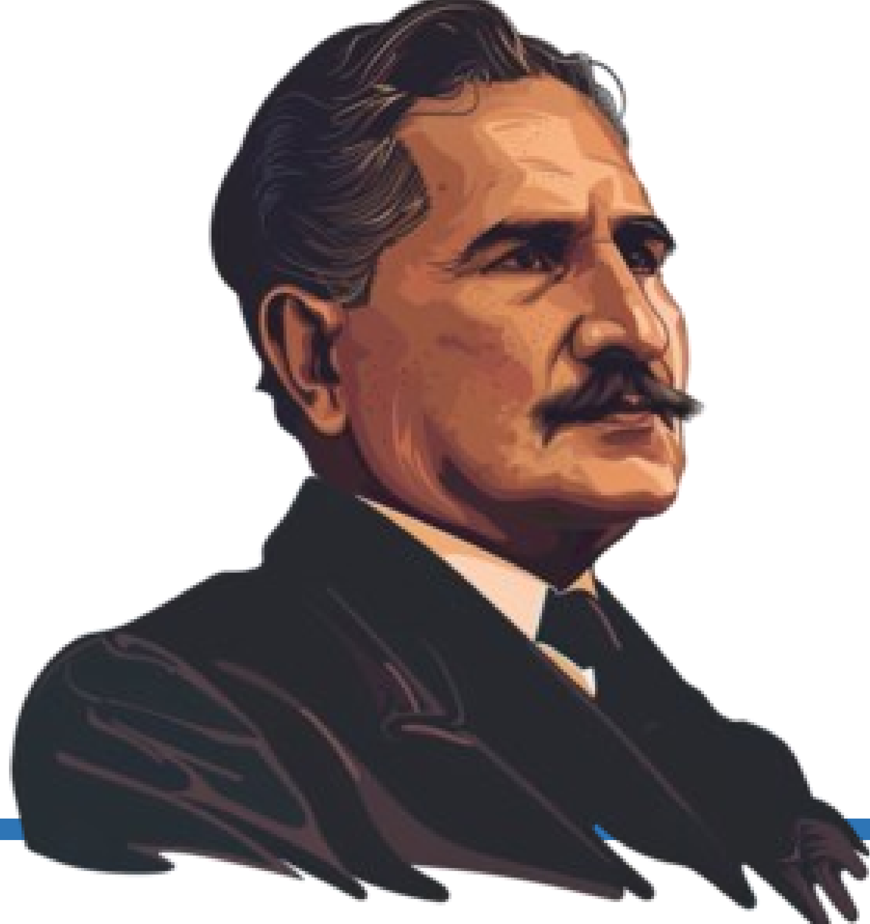

سکول میں کروائی جانے والی سرگرمیاں

علامہ اقبالؒ کو خراجِ عقیدت

علامہ محمد اقبال، جنہیں مشرق کا شاعر کہا جاتا ہے، نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ ایک دور اندیش مفکر بھی تھے جنہوں نے مسلم امہ کو بیدار کرنے اور پاکستان کے قیام کے لیے فکری بنیاد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی شاعری خودی، اتحاد، علم اور عمل کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ 21 اپریل، جو ان کی برسی کا دن ہے، ہمیں ان کی خدمات کو یاد کرنے اور سراہنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اسکول طلبہ کو اقبال کے نظریات سے روشناس کروانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اور اس دن کو منانے کے لیے بامعنی سرگرمیاں منعقد کرنا نہایت مفید ہوگا۔

ان سرگرمیوں کی اہمیت

- حب الوطنی اور علامہ اقبال کی خدمات کی قدر کرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔
- تقریر، شاعری اور مباحثے کے ذریعے طلبہ میں خود اعتمادی بڑھاتی ہیں۔

- حب الوطنی اور علامہ اقبال کی خدمات کی قدر کرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔
- تقریر، شاعری اور مباحثے کے ذریعے طلبہ میں خود اعتمادی بڑھاتی ہیں۔

تجویز کردہ سرگرمیاں

مارننگ اسمبلی میں خراجِ عقیدت

- دن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا جائے۔
- علامہ اقبال کی مشہور دعا لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری پڑھی جائے۔
- اساتذہ یا طلبہ میں سے کوئی علامہ اقبال کی خدمات پر تقریر کرے۔
- اقبال کی زندگی اور نظریات پر ایک مختصر دستاویزی فلم دکھائی جائے۔

شاعری کی خواندگی اور وضاحت

- ❑ طلبہ علامہ اقبال کی مشہور نظمیں پڑھیں۔
- ❑ ان کے مفہوم اور آج کے دور میں ان کی مطابقت پر روشنی ڈالیں

تقریری و مباحثہ مقابلہ

تجویز کردہ موضوعات:

- ''نوجوانوں کے لیے اقبال کا پیغام''
- ''موجودہ دور میں اقبال کی شاعری کی اہمیت''
- ''شکوہ اور جوابِ شکوہ: اللہ سے مکالمہ''

مضمون نویسی اور خطاطی مقابلہ

- طلبہ اقبال کے فلسفے سے متعلق مختلف موضوعات پر مضامین لکھیں۔
- خطاطی کے مقابلے میں اقبال کے اشعار خوبصورت انداز میں تحریر کریں۔

کوئز مقابلہ

- علامہ اقبال کی زندگی، شاعری اور فلسفے سے متعلق سوالات پر مبنی کوئز منعقد کیا جائے۔
- مختلف عمروں کے طلبہ کے لیے سوالات کو آسان اور مشکل درجات میں تقسیم کیا جائے۔

علامہ اقبال کی زندگی اور شاعری پر ڈرامہ

- طلبہ اقبال کی زندگی اور ان کے نظریات پر مبنی مختصر ڈرامہ تیار کریں۔
- ایک ایسا منظر پیش کریں جس میں اقبال نوجوانوں کو ان کے روشن مستقبل کے بارے میں پیغام دے رہے ہوں۔

آرٹ اور پوسٹر سازی مقابلہ

- طلبہ اقبال کے اشعار پر مبنی فن پارے اور پوسٹر تیار کریں۔
- بہترین تخلیقات کو اسکول کی نمائش میں پیش کیا جائے۔

ان سرگرمیوں کا انعقاد نہ صرف علامہ اقبال کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا ذریعہ ہو گا بلکہ طلبہ کو ان کی تعلیمات کو اپنانے اور ان پر عمل کرنے کی ترغیب بھی دے گا۔ اسکولوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اقبال کے پیغام کو زندہ رکھیں اور طلبہ کو علمی، فکری اور تخلیقی سرگرمیوں میں شامل کریں۔ ان سرگرمیوں میں شرکت سے طلبہ میں خودی، عزم، اور اقبال کے لازوال خیالات کی قدر کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا۔

ارسلان شاکر

لباس کے آداب

لباس اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے جو انسان کو تحفظ، زینت اور شرم و حیا عطا کرتا ہے۔ یہ محض جسم کو ڈھانپنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ ہماری شخصیت، ایمان اور ثقافت کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے آدم کے بیٹو! ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور زینت دیتا ہے، اور تقویٰ کا لباس، وہ سب سے بہتر ہے" (سورۃ الاعراف، آیت 26)۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ لباس کا مقصد نہ صرف جسمانی پردہ ہے بلکہ روحانی پاکیزگی بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دنیا میں شہرت کے لیے لباس پہنے، اللہ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا" (ابو داؤد)۔ یہ تعلیمات ہمیں اسراف اور تکبر سے روکتی ہیں اور سادگی و تواضع کی طرف بلاتی ہیں۔ لباس کے آداب ہماری تہذیبی شناخت کو مضبوط کرتے ہیں اور ہمیں اللہ کی رضا کا راستہ دکھاتے ہیں۔ آیئے ان آداب کو سیکھیں اور اپنی زندگیوں میں شامل کریں تاکہ ہم اللہ کے شکرگزار بندے بن سکیں۔

لباس کے آداب

1. لباس کا انتخاب حلال اور پاکیزہ ذرائع سے کریں۔
2. لباس کو دھو کر، صاف اور استری کر کے رکھیں۔
3. نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "صفائی ایمان کا حصہ ہے" اس لیے پاکیزگی کا خیال رکھیں۔
4. لباس پہننے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھیں تاکہ برکت ہو۔
5. دائیں ہاتھ سے لباس پہنیں، جیسا کہ سنت ہے (صحیح بخاری)۔
6. لباس کو اللہ کی نعمت سمجھ کر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہیں۔
7. گندے یا پھٹے کپڑوں سے پرہیز کریں، جو عزت کے خلاف ہے۔
8. قرآن کہتا ہے: "اے بنی آدم! اپنی زینت کو ہر نماز کے وقت اختیار کرو"
9. ضرورت سے زیادہ مہنگا یا دکھاوے کا لباس نہ پہنیں۔
10. شرمگاہوں کو مکمل ڈھانپنے والا لباس استعمال کریں۔
11. تنگ یا شفاف لباس سے گریز کریں جو حیا کے منافی ہو۔
12. لباس کو آہستہ اور شائستگی سے پہنیں۔
13. نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ خوبصورتی پسند کرتا ہے"، لیکن سادگی برقرار رکھیں۔
14. موقع کے مطابق لباس پہنیں، جیسے عبادت کے لیے سادہ لباس۔

15. لباس کو درست طریقے سے ایڈجسٹ کریں، بے ترتیبی نہ ہو۔

16. دوسروں کے سامنے لباس تبدیل کرنے سے بچیں۔

17. اگر لباس میں خرابی ہو تو فوراً درست کریں۔

18. دوسروں کے لباس پر تنقید یا تبصرہ نہ کریں۔

19. لباس کو فخر یا تکبر کے لیے نہ پہنیں۔

20. ل باس کو تہہ کر کے صاف جگہ پر رکھیں، زمین پر نہ پھینکیں۔

21. قرآن فرماتا ہے: "اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"

22. نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنے کپڑوں کو صاف رکھو"

23. لباس کے لیے دعا کریں:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْه لِيْ زِيْنَةً وَسِتْرًا"۔

20. اپنی ثقافت اور شرعی حدود کے مطابق لباس پہننے کی عادت ڈالیں۔

لباس کے آداب سکھانے کی سرگرمیاں

لباس کے آداب اسلامی اصولوں کا حصہ ہیں جو ہماری زندگی کو نظم و ضبط اور وقار دیتے ہیں۔ طلبہ کو ان آداب کی تعلیم کے لیے عملی سرگرمیاں ضروری ہیں، جو سنت نبوی ﷺ کو زندہ کریں اور شکر گزاری کا جذبہ پیدا کریں۔ یہ سرگرمیاں لباس کی قدر سکھاتی ہیں اور حیا و سادگی کا درس دیتی ہیں۔

سرگرمی: حلال لباس کا انتخاب

مقصد: حلال اور مناسب لباس کی پہچان کرنا۔

طریقہ: طلبہ مختلف لباس کے نمونوں میں سے شرعی اور ثقافتی طور پر درست لباس چنیں اور وجوہات بتائیں۔

سرگرمی: شکر گزاری کی مشق

مقصد: لباس کو نعمت سمجھنے کی تربیت۔

طریقہ: طلبہ لباس دیکھ کر "**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ**" کہیں۔

سرگرمی: سنت کی پیروی

مقصد: دائیں ہاتھ سے لباس پہننے کی عادت ڈالنا۔

طریقہ: طلبہ دائیں ہاتھ سے لباس پہنیں اور حدیث "دائیں سے شروع کرو" (صحیح مسلم) پر عمل کریں۔

سرگرمی: حیا کا لباس

مقصد: شرم و حیا کے مطابق لباس سکھانا۔

طریقہ: طلبہ کو تنگ اور ڈھیلا لباس دکھا کر حیا والا لباس منتخب کرنے کی تربیت دیں۔

سرگرمی: موقع کی مناسبت

مقصد: مختلف مواقع کے لیے لباس کی سمجھ بڑھانا۔

طریقہ: طلبہ عبادت اور سکول کے لیے الگ الگ لباس تیار کریں اور انتخاب کی وجہ بتائیں۔

سرگرمی: ترتیب کا مقابلہ

مقصد: لباس کو صاف اور منظم رکھنے کی عادت۔

طریقہ: طلبہ لباس تہہ کر کے رکھیں، بہترین ترتیب والے کو انعام دیں۔

سرگرمی: مرمت کا ہنر

مقصد: لباس کے ضیاع سے بچاؤ کی تربیت۔

طریقہ: طلبہ پھٹے کپڑوں کو سلائی کر کے مرمت کریں اور اسراف پر آیت (سورۃ الانعام، 141) پڑھیں۔

سرگرمی: دعا کا دائرہ

مقصد: لباس کے لیے شکر اور دعا کی عادت۔

طریقہ: طلبہ لباس اتار کر "**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ**" اور "**اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ زِيْنَةً**" پڑھیں۔

اختتام

لباس کے آداب ہماری زندگی کو پاکیزگی، حیا اور شکر گزاری سے مزین کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: "اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرو" (سورۃ الضحیٰ، آیت 11)، اور لباس ان نعمتوں میں سے ایک ہے۔ ان آداب پر عمل سے ہم لباس کو عبادت بنا سکتے ہیں اور اپنی شخصیت کو نکھار سکتے ہیں۔ یہ ہمیں معاشرے میں باوقار بناتے ہیں اور اللہ کی رضا کا باعث بنتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان اصولوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لباس کو زینت و برکت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

مالک خان سیال

تعلیمی اداروں میں شجر کاری مہم

انسانی زندگی کی بقا کے لیے درختوں کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ جنگلات کے کٹاؤ اور شجر کاری مہم کے نہ ہونے کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی حد درجہ بڑھ چکی ہے جبکہ موسموں میں بھی شدت آچکی ہے جو کہ گلوبل وارمنگ کے اثرات ہیں۔ ہم سب کو مل کر اس سے ماحول کو بچانا ہے۔ ملک میں بڑھتی آلودگی سے کوئی بھی خوش نہیں ہو گا مگر اس پر قابو پانے کے لیے ہم سب اپنی اپنی انفرادی سطح پر ایسے اقدامات ضرور کر سکتے ہیں جس سے نہ صرف ماحولیاتی آلودگی کم ہو گی بلکہ ہم ابرِ رحمت سے بھی بروقت مستفید ہو سکیں گے۔ اس میں شجر کاری اور پودوں کی نگہداشت سر فہرست ہے۔ درختوں کی روز بروز بڑھتی کٹائی ایک لمحہ فکریہ ہے کیونکہ جس رفتار سے کٹائی ہو رہی ہے اس رفتار سے پیداوار بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہم تو ان چند خوش نصیب ممالک میں سے ہیں جن کے ہاں شجر کاری کا موسم ہر سال دو بار آتا ہے ' پہلا جنوری کے وسط سے مارچ کے وسط تک، اور دوسرا جولائی سے ستمبر کے وسط تک۔ مگر اس کے باوجود ہمارے ہاں اس سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ اگر پودے لگائے بھی جاتے ہیں تو ان کی نگہبانی اور حفاظت کی جانب بالکل توجہ نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے وہ تناور درخت نہیں بن پاتے۔

شجر کاری کا مقصد ماحولیاتی نظام میں درختوں کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور دنیا میں آکسیجن کی مقدار بڑھانے کے لیے زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ شجر کاری وقت کی اہم ضرورت ہے اور آج ہم اس مہم میں جتنا فعال کردار ادا کریں گے۔ ہماری آنے والی نسلوں کا مستقبل اتنا ہی محفوظ اور صحت مند ہو گا۔

شجر کاری مہم کا آغاز

ہم اپنے تعلیمی اداروں میں شجر کاری مہم کا آغاز کر کے سر سبز پاکستان کے سفیر بن سکتے ہیں۔ یہی واحد علاج ہے گلوبل وارمنگ اور گرین ہاؤس افیکٹ سمیت سیلابوں جیسے متعدد مسائل کا۔ کیونکہ پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں جس کا فضا میں بڑھتا ہوا تناسب گرین ہاؤس ایفکٹ کی بنیاد سمجھا جاتا ہے، اسی سے بتدریج گلوبل وارمنگ ہو رہی ہے۔ یقین جانیے صرف پودے لگا کر ہم بہت سے ماحولیاتی مسائل سے جان چھڑوا سکتے ہیں۔ پودوں اور درختوں کی وجہ سے بارشیں بھی بروقت اور اچھے تناسب میں ہوتی ہیں۔ جہاں ہمیں اس وقت شجر کاری سے متعلق آگاہی پیدا کرنے کی ضرورت ہے وہیں بحثییت ذمہ دار شہری ہمیں چاہیے کہ اپنے تئیں اپنے تعلیمی ادارے اور ارد گرد کا علاقہ سر سبز و شاداب بنائیں۔ اپنے اور آنے والی نسلوں کے لیے مناسب آکسیجن اور خوراک کا انتظام کریں۔ ورنہ تیزی سے گھٹتے ہوئے درختوں اور ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے قدرتی نظام بالکل درہم برہم ہو جائے گا جس کی مثال متعدد جانداروں کی ناپید ہوتی متنوع اقسام اور فضائی آلودگی کی وجہ سے بڑھتے سانس کے امراض ہیں۔

شجرکاری کی ضرورت واہمیت

کدورِ حاضر میں شجرکاری کی ضرورت واہمیت سے ہر شخص واقف ہے۔اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس جذبے کو ایک مہم کی شکل دی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں شامل ہو کر اپنے شہر، محلے اور گلی کو سرسبز بنانے کے لیے شجرکاری کر سکیں۔

اس مہم کو کامیاب بنانے کے لیے ہم درج ذیل اقدامات کر سکتے ہیں:

شجرکاری مہم کو سکول کے اہم کام کے طور پر منظّم انداز میں چلایا جائے۔

شجرکاری مہم کی تشہیر کے لیے شجرکاری واک کا انعقاد کیا جائے۔

مختلف فلیکس وغیرہ آویزاں کر کے شجرکاری کے فوائد سے اہلِ علاقہ کو آگاہی دی جائے۔

شجرکاری مہم کا سب سے اہم مرحلہ بجٹ مرتب کرنا ہے جس میں پودوں کی تعداد، ان کی ترسیل اور بینر وغیرہ بنوانے پر آنے والے ممکنہ اخراجات کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔اس مقصد کے لیے سب سے بہترین طریقہ "فنڈ ریزنگ" یعنی فنڈز کے ذریعے رقم اکٹھی کرنا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نقد رقم کے بجائے ڈونرز سے درخواست کی جائے وہ پودے خرید کر دیں۔

سوشل میڈیا ایک بہترین پلیٹ فارم ہے جہاں اپنی مہم کی شیئرنگ سے آپ کو ڈونیشن کے علاوہ عملی کام کرنے کے لیے رضاکار بھی مل سکتے ہیں۔ بچوں کو بھی اس سرگرمی میں شامل کیا جائے کیوں کہ آپ کو دیکھ کر انہیں بھی تحریک حاصل ہوگی اور وہ مستقبل میں اس مشن کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

شجرکاری کرتے ہوئے متعلقہ علاقے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درختوں کا انتخاب کیا جائے۔

بچوں کو اپنے اپنے گھروں میں پودے لگانے کا کام تفویض کیا جائے۔

تمام اساتذہ اور صدر معلم بچوں کو شجرکاری کے فوائد سے آگاہ کریں اور ہر بچے کو کم از کم ایک پودا لانے اور اپنے ہاتھ سے سکول میں لگانے کی سرگرمی دی جائے۔

شجرکاری مہم کے دوران لگائے جانے والے پودوں کی آب رسانی کا انتظام کیا جائے۔

نوجوان رضاکاروں کی ٹیمیں تشکیل دے کر ذمہ داریاں بانٹ دینی چاہئیں تاکہ تمام کام خوش اسلوبی سے مکمل ہو سکے۔

شجرکاری مہم کی تکمیل کے بعد ایک سادہ تقریب کا اہتمام کیجیے جس میں بہترین رضاکاروں کو تعریفی سرٹیفکیٹس دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

شجرکاری کا افتتاحی پودا لگانے کے لیے کسی اہم شخصیت کو مدعو کیا جا سکتا ہے جو ڈونرز حضرات میں سے بھی کوئی ہو سکتا ہے۔

شجرکاری مہم کی جس قدر تشہیر کی جائے گی، اتنا ہی لوگ موٹیویٹ ہوں گے اور دیکھا دیکھی ہر گلی محلے میں شجرکاری مہم زور پکڑ جائے گی۔اس مقصد کے لیے میڈیا کو بھی مدعو کیا جا سکتا ہے تاکہ ڈاکیومینٹری یا خبر کے ذریعے عام لوگوں کو شجرکاری کے لیے متحرک کیا جا سکے۔

درخت لگانا باعث اجر وثواب ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان شخص نے درخت لگایا اس کا پھل آدمیوں اور جانوروں نے کھایا اس کے لگانے والے کے لیے صدقہ کا ثواب ہے۔لہٰذا درخت لگانے کی ترغیب اور کاٹنے کی ممانعت سے متعلق بھرپور مہم چلانے کی ضرورت ہے۔آیئے مل کر زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔آیئے عہد کریں اس مثبت کام میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔پہلا قدم خود اٹھائیں اور اپنے تعلیمی اداروں میں درخت لگا کر اس نیک کام کا آغاز کریں۔حب الوطنی کا جذبہ دلوں میں جاگزیں کریں اور مل کر سرسبز اور خوشحال پاکستان بنائیں۔

محمد سلیمان

Digital Learning: The Latest Trend in Education

ڈیجیٹل لرننگ: تعلیم کا جدید ترین رجحان

تعلیم ہر دور میں انسانی ترقی کا ایک بنیادی ستون رہی ہے۔ وقت کے ساتھ تعلیمی نظام میں مختلف تبدیلیاں رونما ہوئیں، جنہوں نے سیکھنے کے طریقوں کو جدید تر بنا دیا۔ صنعتی انقلاب کے بعد، تعلیم نے ایک نیا رخ اختیار کیا، لیکن 21ویں صدی میں ٹیکنالوجی کے انقلاب نے تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں۔ ڈیجیٹل لرننگ اسی جدت کا ایک نتیجہ ہے، جو تعلیمی عمل کو مزید آسان، تیز اور مؤثر بنا رہا ہے۔

اہمیت

ڈیجیٹل لرننگ ایک ایسا نظام ہے، جس میں جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے طلبہ کو گھر بیٹھے معیاری تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس میں آن لائن کلاسز، سیمینارز، ڈیجیٹل اسائنمنٹس، ورچوئل لیبز، اور مصنوعی ذہانت پر مبنی تعلیمی ماڈلز شامل ہوتے ہیں۔ ڈیجیٹل لرننگ صرف تعلیمی اداروں تک محدود نہیں بلکہ یہ ہر عمر کے افراد کے لیے سیکھنے کے بے شمار مواقع فراہم کرتا ہے۔

حالیہ چند سالوں میں، بالخصوص COVID-19 کے دوران، ڈیجیٹل لرننگ کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے۔ جہاں ایک طرف تعلیمی ادارے بند ہونے سے روایتی تعلیم متاثر ہوئی، وہیں آن لائن سسٹمز، موبائل ایپس اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے تعلیم کو جاری رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آج دنیا بھر کے تعلیمی ادارے ڈیجیٹل لرننگ کو اپنے نصاب کا لازمی حصہ بنا رہے ہیں، تاکہ طلبہ کو جدید تعلیم کے مواقع فراہم کیے جا سکیں۔

ڈیجیٹل لرننگ کی مدد سے تعلیم کو مزید انفرادی، مؤثر اور لچکدار بنایا جا سکتا ہے، جو روایتی تدریسی نظام میں ممکن نہیں تھا۔ اس مضمون میں، ہم ڈیجیٹل لرننگ کے فوائد، چیلنجز، اقسام، اور مستقبل کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔

ڈیجیٹل لرننگ کی اقسام

آن لائن کورسز

مختلف تعلیمی ادارے اور آن لائن پلیٹ فارمز جیسے کہ Coursera ، Udemy اور Khan Academy آن لائن کورسز فراہم کر رہے ہیں، جہاں طلبہ اپنی سہولت کے مطابق مختلف مضامین میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

سیمینار اور آن لائن لیکچرز

اساتذہ اور ماہرین کے ذریعے آن لائن لیکچرز دیے جاتے ہیں، جنہیں طلبہ کہیں بھی بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں۔ یہ خاص طور پر پروفیشنل ٹریننگ، سیمینارز، اور تعلیمی ورکشاپس کے لیے مفید ہوتے ہیں۔

ای لرننگ پلیٹ فارمز

مختلف تعلیمی ویب سائٹس اور موبائل ایپس جیسے Duolingo ، Google Classroom اور Moodle طلبہ کو ڈیجیٹل ذرائع سے سیکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان پلیٹ فارمز پر طلبہ کو ہوم ورک، ٹیسٹ اور دیگر تدریسی مواد فراہم کیا جاتا ہے۔

AI پر مبنی لرننگ

جدید ڈیجیٹل پلیٹ فارمز میں مصنوعی ذہانت کا استعمال کیا جا رہا ہے، جو طلبہ کو ان کے سیکھنے کے انداز کے مطابق مواد فراہم کرتا ہے۔ AI لرننگ سسٹمز طلبہ کی کمزوریوں کو شناخت کر کے انہیں مخصوص مشقیں فراہم کرتے ہیں، جس سے ان کی تعلیمی کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔

موبائل لرننگ

اسمارٹ فونز اور ٹیبلٹس کے ذریعے تعلیم حاصل کرنا آج کل ایک عام رجحان بن چکا ہے۔ تعلیمی ایپس، پوڈکاسٹس، اور آڈیو ویڈیو مواد کے ذریعے طلبہ کسی بھی وقت اور کہیں بھی سیکھ سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل لرننگ کے فوائد

ڈیجیٹل لرننگ کے بے شمار فوائد ہیں جو روایتی تعلیمی نظام کے مقابلے میں اسے زیادہ مؤثر بناتے ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر کسی کو آسانی سے ڈیجیٹل لرننگ تک رسائی میسر ہے، یعنی دنیا کے کسی بھی کونے سے تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، یہ وقت اور پیسے کی بچت کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ سفر اور رہائش کے اضافی اخراجات کے بغیر اعلیٰ معیار کی تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ ڈیجیٹل لرننگ طلبہ کو ذاتی مطالعے کی سہولت فراہم کرتی ہے، جس سے وہ اپنی سہولت کے مطابق کسی بھی وقت سیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر نصاب کو ہمیشہ اپڈیٹ کیا جاتا ہے، جس کی بدولت جدید ترین تعلیمی مواد فراہم کیا جاتا ہے۔

چیلنجز اور مسائل

اگرچہ ڈیجیٹل لرننگ کے بہت سے فوائد ہیں، لیکن اس کے کچھ چیلنجز بھی ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں انٹرنیٹ کی محدود دستیابی ایک بڑی رکاوٹ ہے، جو طلبہ کے لیے آن لائن تعلیم حاصل کرنا مشکل بنا دیتی ہے۔ آن لائن لرننگ میں خود نظم و ضبط کی ضرورت ہوتی ہے، جو ہر طالب علم کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔ استاد اور شاگرد کے درمیان براہ راست رابطے کی کمی تعلیمی تجربے کو متاثر کر سکتی ہے، جبکہ مسلسل اسکرین کے سامنے بیٹھنے سے جسمانی اور ذہنی صحت پر بھی منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ مزید برآں، کئی طلبہ اور اساتذہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں مہارت نہیں رکھتے، جس سے سیکھنے کے عمل میں رکاوٹ آ سکتی ہے۔ ڈیٹا پرائیویسی اور سیکیورٹی کے مسائل بھی ایک اہم چیلنج ہیں، کیونکہ آن لائن پلیٹ فارمز پر صارفین کی ذاتی معلومات کے تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان تمام چیلنجز کے باوجود، ڈیجیٹل لرننگ جدید تعلیم کا ایک اہم جزو بنتی جا رہی ہے، اور ان مسائل پر قابو پانے کے لیے مستقل بہتری کی جا رہی ہے۔

ڈیجیٹل لرننگ میں حالیہ ترقی

حالیہ برسوں میں، ڈیجیٹل لرننگ میں کئی اہم پیش رفت ہوئی ہیں، جنہوں نے تعلیمی تجربے کو مزید مؤثر اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ گیمیفیکیشن کی بدولت تعلیمی مواد کو پرکشش بنانے کے لیے گیمز اور انٹرایکٹو عناصر شامل کیے جا رہے ہیں، جو طلبہ کی دلچسپی کو بڑھاتے ہیں۔ بلینڈڈ لرننگ کے ذریعے آن لائن اور روایتی تدریسی طریقوں کو یکجا کرکے ایک متوازن تعلیمی ماڈل متعارف کرایا جا رہا ہے، جس سے سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر ہو گیا ہے۔ موبائل لرننگ کے رجحان میں بھی نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جس کے تحت اسمارٹ فونز اور ٹیبلٹس کے ذریعے تعلیم حاصل کرنے کے مواقع وسیع ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، ڈیجیٹل اسسمنٹ ٹولز کی ترقی نے آن لائن امتحانات اور تشخیصی نظام کو مزید جدید بنا دیا ہے، جس سے طلبہ کی کارکردگی کا بہتر تجزیہ ممکن ہو رہا ہے۔ ان تمام پیش رفتوں نے ڈیجیٹل لرننگ کو ایک مکمل اور ترقی یافتہ تعلیمی ماڈل میں ڈھال دیا ہے۔

سوال

کیا ہم ڈیجیٹل لرننگ کے اس انقلاب میں اپنی آئندہ نسلوں کو بہترین مواقع فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں؟

مستقبل کا منظرنامہ

حالیہ برسوں میں، ڈیجیٹل لرننگ میں کئی اہم پیش رفت ہوئی ہیں، جنہوں نے تعلیمی تجربے کو مزید مؤثر اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ گیمیفیکیشن کی بدولت تعلیمی مواد کو پرکشش بنانے کے لیے گیمز اور انٹرایکٹو عناصر شامل کیے جا رہے ہیں، جو طلبہ کی دلچسپی کو بڑھاتے ہیں۔ بلینڈڈ لرننگ کے ذریعے آن لائن اور روایتی تدریسی طریقوں کو یکجا کرکے ایک متوازن تعلیمی ماڈل متعارف کرایا جا رہا ہے، جس سے سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر ہو گیا ہے۔ موبائل لرننگ کے رجحان میں بھی نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جس کے تحت اسمارٹ فونز اور ٹیبلٹس کے ذریعے تعلیم حاصل کرنے کے مواقع وسیع ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، ڈیجیٹل اسسمنٹ ٹولز کی ترقی نے آن لائن امتحانات اور تشخیصی نظام کو مزید جدید بنا دیا ہے، جس سے طلبہ کی کارکردگی کا بہتر تجزیہ ممکن ہو رہا ہے۔ ان تمام پیش رفتوں نے ڈیجیٹل لرننگ کو ایک مکمل اور ترقی یافتہ تعلیمی ماڈل میں ڈھال دیا ہے۔

ارسلان شاکر

ایک ایسا سکول جس نے نظم وضبط، ادبی مقابلہ جات اور تعلیمی میدان میں خود کو بہترین ثابت کیا ہے

غزالی سکول کروڑ لعل عیسن

دریائے سندھ کنارے پنجاب کا ایک خوبصورت ضلع لیہ واقع ہے، جو اپنی زرخیز مٹی اور محنتی باشندوں کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس ضلع کی تحصیل کروڑ لعل عیسن ایک اہم شہری مرکز ہے، جہاں تعلیم کے میدان میں نمایاں اداروں کی موجودگی اسے ممتاز بناتی ہے۔ یہاں الائیڈ سکول، دی کنٹری سکول، سیوی سکول اور ڈائریکشن سکول جیسے نامور تعلیمی اداروں کے درمیان مقابلہ جاری ہے۔ انہی میں سے ایک غزالی سکول کروڑ بھی ہے، جو شہر کے قلب میں واقع ہے اور اپنی تعلیمی خدمات کے ذریعے ایک منفرد شناخت قائم کر رہا ہے۔ اس شہر میں سیاحتی مقامات تو نہیں ہیں، لیکن تعلیمی سرگرمیوں اور مقابلوں نے اسے زندہ دل بنا رکھا ہے۔

کروڑ شہر کے وسط میں واقع اس سکول کی بنیاد 2011ء میں رکھی گئی۔ ابتداء میں یہ ایک چھوٹی سی عمارت پر مشتمل تھا، جس میں صرف چار کمرے تھے اور ماہانہ کرایہ 11 ہزار روپے ادا کیا جاتا تھا۔ اس وقت طلبہ کی تعداد محض 12 تھی، جن کی تعلیم و تربیت چار اساتذہ کے سپرد تھی۔ فروری 2013ء میں موجودہ ڈسٹرکٹ مینجر بدرالدین صاحب، جو اس وقت کوآرڈینیٹر تھے اور غزالی سکول چک نمبر 82 کے پرنسپل محمد طاہر صاحب نے اس ادارے کا دورہ کیا۔ اس وقت سکول کی حالت نہایت تشویشناک تھی، کیونکہ سابق پرنسپل ادارہ چھوڑ چکے تھے۔ بدرالدین صاحب نے فیصلہ کیا کہ ایک آخری کوشش کی جانی چاہیے اگر بہتری نہ آئی تو سکول بند کر دینا ہی بہتر ہے۔

طاہر صاحب نے اپنے قریبی دوست علی رضا سے رابطہ کیا اور ان سے پرنسپل کی ذمہ داری سنبھالنے کی درخواست کی۔ علی رضا نے یہ چیلنج قبول کیا اور 3 مارچ 2013ء کو غزالی سکول کروڑ کے نئے پرنسپل کی حیثیت سے اپنے فرائض کا آغاز کیا۔ ابتدا میں مشکلات کا پہاڑ سامنے تھا۔ عمارت شہری معیار کے مطابق نہ تھی، وسائل محدود تھے اور کمیونٹی میں سکول کا تاثر بھی اچھا نہ تھا۔ نئے پرنسپل نے اساتذہ کے ساتھ مل کر عزم کیا کہ طلبہ کی معیاری تعلیم پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ ڈسٹرکٹ مینجر صاحب کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی نے ان کے عزائم کو تقویت دی۔

شہری مقام ہونے کے باوجود سہولیات ناکافی تھیں۔ 2014ء میں بجلی کی شدید لوڈشیڈنگ کے دوران پرنسپل صاحب نے کرائے پر جنریٹر منگوا کر طلبہ کے لیے آرام دہ ماحول یقینی بنایا۔ والدین سے ملاقاتیں کیں اور ان کا اعتماد جیتنے کی کوشش کی۔ مقابلے کی فضا شدید تھی کیونکہ کروڑ شہر میں 30 سے 40 سکول موجود تھے، جن میں سرکاری، نجی اور پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ادارے شامل تھے۔ پرنسپل صاحب نے ہمت نہ ہاری اور اپنی مدد آپ کے تحت وسائل بڑھائے۔ ایک سال کی محنت کے بعد 2013ء سے 2014ء تک طلبہ کی تعداد 60 سے زائد ہوگئی۔ 2016ء تک طلبہ کی تعداد 110 تک پہنچ گئی، مگر عمارت میں کمرے کم ہونے کی وجہ سے مزید داخلے ممکن نہ رہے۔ ایک نئی عمارت تلاش کی گئی اور داخلہ مہم کو مزید مؤثر بنایا گیا۔

اس سفر میں کلیدی کردار ادا کرنے والوں میں مس عروسہ اکبر اور مس نادیہ اقبال شامل ہیں۔ عروسہ صاحبہ نے نئے تجربات اور مفید مشوروں سے ادارے کی ترقی میں حصہ لیا جبکہ نادیہ صاحبہ نے مشکل حالات میں سکول کا بھرپور ساتھ دیا۔

غزالی سکول کروڑ نے شہر میں تعلیم کو نئی جہت دی۔ طلبہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دی گئی جو دیگر اداروں سے ممتاز ہے۔ نصابی و ہم نصابی سرگرمیوں کو اولین ترجیح دی گئی، سوشل میڈیا کے ذریعے سکول کے بہترین کاموں کی پیشکاری کی گئی۔ گزشتہ پانچ سال سے رمضان المبارک کے دوران خصوصی سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں، جن میں تلاوت، نعت خوانی، احادیث کے مقابلے اور واقعات پر مباحث شامل ہیں۔ سائنس میلے میں بھل میں ہونے والے مقابلے میں سکول نے چھ میں سے تین پوزیشنز حاصل کیں۔ ان کامیابیوں نے ادارے کا نام روشن کیا۔ اس وقت سکول چھ کمروں پر مشتمل ہے اور 200 کے قریب طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ 24 اساتذہ ان کی تعلیم و تربیت کے لیے مصروف عمل ہیں۔ علی رضا اور ان کی مخلص ٹیم کی کاوشوں سے غزالی سکول کروڑ کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری رکھے گا۔ ان شاء اللہ

میں نے 3 مارچ 2013ء کو غزالی سکول کروڑ لعل عیسن کو بطور پرنسپل جائن کیا، جب یہ ادارہ مشکلات سے دوچار تھا۔ میں نے بطور چیلنج ادارے کی پرنسپل شپ قبول کی۔ الحمدللہ وہ دن اور آج کا دن غزالی سکول کروڑ کو اپنا گھر سمجھتے ہوئے اس کی تعمیر و ترقی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ مجھے والدین اور کمیونٹی کا بھرپور تعاون حاصل ہے اور غزالی سکول علاقے کا پسندیدہ سکول بن چکا ہے۔ سکول کو جائن کرتے وقت میرا خیال تھا کہ کچھ عرصے میں اس سکول کو مشکلات سے نکال کر چھوڑ دوں گا اور پھر والد کے کاروبار میں ہمہ وقت کے لیے شریک ہو جاؤں گا۔ لیکن ادارے میں گزرے وقت نے، طلبہ و طالبات کے لیے میرے خوابوں نے اور والدین کی امیدوں نے میرے پاؤں میں بیڑیاں باندھ دی ہیں۔ اب تو بس یہ سکول ہی میرا اوڑھنا اور بچھونا ہے۔

الحمدللہ وقت کی پابندی میرا شعار ہے۔ میں ہر روز اسمبلی سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل سکول پہنچتا ہوں، اپنے فرائض خلوص، محنت اور منصوبہ بندی کے ساتھ انجام دینے کی کوشش کرتا ہوں اور ہر چیلنج کو موقع سمجھ کر اسے طلبہ کے بہتر مستقبل سے جوڑتا ہوں۔ غزالی سکول کو ایک بڑی عمارت، سائنس و کمپیوٹر لیب اور بہتر فرنیچر کی کمی کا سامنا ہے۔ اگر وسائل میسر ہوں تو ادارہ کئی گنا ترقی کر سکتا ہے۔ فی الحال یہ مڈل سکول ہے مگر اس میں ہائی سکول بنائے جانے کا پوٹینشل موجود ہے۔ میں اور میری ٹیم اپنی کاوشوں سے اسے کامیابی کے سفر پر گامزن رکھنے کے لیے پرعزم ہیں۔ میرا یقین ہے کہ لگن اور استقامت سے ہی ہم اس ادارے کو بلندیوں تک لے کے جا سکتے ہیں۔ (علی رضا)

ہم دلوں پر حکومت کریں گے

1997ء میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے سکول بنانے کا آغاز کیا۔ فیصل آباد، گجرات اور سرگودھا میں 22 سکول "ایک استاد، ایک جماعت" ماڈل کے تحت شروع کیے گئے۔ جن اضلاع کی مٹی تعلیم وتربیت کے لیے زرخیز تھی وہاں سکولوں میں بڑھوتری ہوتی چلی گئی۔ فیصل آباد اس معاملے میں سرفہرست رہا۔ 1999ء میں غزالی سکول چک 79 ج ب کا قیام کرائے کی عمارت میں ہوا۔ طلبہ کا سکول میں تانتا بندھ گیا۔ ایک محنتی اور قابل نوجوان کو سکول میں بطور معلم کچھ وقت دینے کی دعوت دی گئی۔ اس نوجوان نے زندگی کی بائیس بہاریں ہی تب تک دیکھی تھیں۔ سعودی عرب جانے اور وہاں مقیم اپنے بھائیوں کے کاروبار میں شریک ہونے کی منصوبہ بندی ہو چکی تھی۔ وہ سب منصوبے کچھ مدت کے لیے ملتوی ہوئے۔ ذمہ داری قبول کر لی گئی۔ انسان کا ارادہ کچھ ہوتا ہے اور اللہ کی مشیت کچھ اور ہوتی ہے۔ بارگاہ ایزدی میں نوجوان کی خدمت تعلیم وتربیت لکھی تھی، سو وہی ہوا جو منظور خدا تھا۔

بہت جلد غزالی سکول 79 فیصل آباد، شہرت کی بلندیوں پر پہنچ گیا۔ محنتی نوجوان نے سکول کے لیے شب وروز وقف کر دیے۔ درد دل رکھنے والوں نے خون جگر وارا۔ 2003ء میں چند دن کے لیے استاد بھرتی ہونے والا نوجوان سکول کا پرنسپل بن گیا۔ وہ دن اور آج کا دن غزالی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ سعودی عرب جانے کا خواب یہ کہہ کر بھلا دیا کہ غزالی سکول کو میری زیادہ ضرورت ہے۔ سب سے پہلے سکول آنا اور سب سے آخر میں سکول سے جانا 25 سال سے معمول بن گیا ہے۔ ایسے افراد کار میسر ہیں جو نسل نوخیز کی تعلیم وتربیت کو اولین فریضہ سمجھتے ہیں۔ گزشتہ کئی سال سے ہر سال غزالی سکول 79 تعلیمی میدان کا شہسوار ہے۔ ادبی مقابلوں میں بھی اس کا ایک مقام ہے۔ روشنی کا سفر اب اجالے بکھیر رہا ہے۔ سینکڑوں طلبہ وطالبات یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر کامیاب عملی زندگی گزار رہے ہیں۔

وہ محنتی نوجوان محترم ندیم سندھو آج بھی جواں جذبے، مسکراتے چہرے اور جہد مسلسل کا استعارہ بنے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا گل سرسبد ہیں۔ سرپرست پرائیویٹ سکولز فورم پنجاب اور سینئر پروگرام آفیسر شعبہ ریسورس موبلائزیشن غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی ذمہ داریاں بھی بحسن وخوبی نبھا رہے ہیں۔ ان کی تعلیمی خدمات، عمدہ نتائج اور تعلیم دوست شخصیت کے اعتراف میں حال ہی میں انہیں فیصل آباد ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کا ممبر بھی منتخب کیا گیا ہے۔

محترم ندیم صاحب اور ان جیسے بے شمار درد دل سے معمور افراد کی بدولت ربع صدی قبل 22 سکولوں سے شروع ہونے والا ادارہ پاک سرزمین کے طول وعرض میں اپنا وجود 856 ادارات کی صورت رکھتا ہے اور لاکھوں بچے یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے چراغ جلتے رہیں گے؛ پھول کھلتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

اصغر حمید

نصب العین: نیک بنو، نیکی پھیلاؤ

مشن: سکولوں کے طلبہ کو اسلامی اقدار کی تعلیم، وسیع مطالعہ اور قیادت کے اوصاف اپنانے کے مواقع فراہم کرنا

بزمِ پیغام کا مقصد اسکول جانے والے بچوں کی صلاحیتوں کو ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کے ذریعے بڑھانا ہے۔ اس سوسائٹی کا مقصد ایسے نوجوانوں کی پرورش کرنا ہے جو تعلیمی اداروں سے نکلنے کے بعد نہ صرف مختلف شعبوں جیسے طب، انجینئرنگ، سائنس، قانون وغیرہ میں ماہر ہوں اور کامیاب ہوں بلکہ ایک اچھے مسلمان اور اچھے شہری بھی بن سکیں۔ وہ معاشرتی اقدار کو سمجھتے ہوں۔ حالات کا ادراک رکھتے ہوں اور نظم وضبط کے ساتھ زندگی گزارنے کا داعیہ رکھتے ہوں، بچوں کی یہ تنظیم سکول سطح پر ہی طلبہ کو اوائل عمری میں ہی ان صلاحیتوں اور اقدار کی تربیت کا فن سکھانے کی بنیاد رکھ دیتی ہے۔ یہ سارے مقاصد تنظیم سازی، ادابی مقابلہ جات، تربیتی کیمپس، تربیت گاہیں، ٹیلنٹ ایوارڈ شوز اور اس طرح کے دیگر پروگرامات کے زریعے حاصل کیے جاتے ہیں۔ یہ سوسائٹی طلبہ کو نہ صرف تعلیمی طور پر آگے بڑھنے کا موقع فراہم کرتی ہے بلکہ انہیں اخلاقی، رہنمائی اور سماجی ذمہ داریوں کا شعور بھی دیتی ہے۔

بزم پیغام کے سکول صدر اور سیکرٹری کی ذمہ داریاں: دلچسپ طور پر بچوں کی یہ تنظیم آزادانہ طور پر کام کرتی ہے۔ بچے ہی اس کے صدر اور سیکرٹری کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ کلاسوں کے طلبہ خفیہ رائے دہی یعنی ایک گمنام پرچی پر اپنے میں سے سب سے قابل، محنتی اور ہونہار طالب علم کا نام لکھ کر اسے بطور کلاس کا صدر اور سیکرٹری ووٹ دیتے ہیں۔اس کے بعد تمام کلاسوں کے صدور اور سیکرٹریز اپنے ووٹ کے زریعہ سکول کے صدر اور سیکرٹری کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ ذمہ داراں اپنی زمہ داریوں اور فرائض کی ادائیگی میں آزادانہ طور پر کام کرتے ہیں۔ حیران کن طور پر اس سارے طریقہ کار میں اعلی معیار کی جمہوریت کا راز پنہاں ہے۔ جس کی مشق سکول سطح کے یہ بچے سرانجام دیتے ہیں۔

تعلیمی اور اخلاقی ترقی

بزم پیغام تعلیمی ترقی کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مضبوط اخلاقی اور نیک اقدار کو فروغ دینے کے لیے گزشتہ نصف صدی سے کوشاں ہے ۔بچوں کی اس تنظیم نے اس نصف صدی حیرت انگیز طور پر تعلیمی،اخلاقی اور کردار سازی کے میدان میں نمایاں کام کیا ہے۔یہ اپنی منظّم اور مربوط سرگرمیوں کے سکول سطح پر ہی طلبہ کے رویوں ،اخلاق اور کردار میں مثبت تبدیلیاں لانے میں کامیاب رہی ہے۔یہ طلبہ آگے چل کر نہ صرف اپنی تعلیمی دنیا میں نام پیدا کرتے ہیں۔بلکہ معاشرے کے ایک بہترین ذمہ دار فرد ثابت ہوتے ہیں۔

مستقبل کے رہنما تیار کرنا

اس کا مقصد ایسے مسلمان نوجوان تیار کرنا ہے جو اچھے ماہر ڈاکٹرز، انجینئرز، سائنسدان، وکلا ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے مسلمان اور اچھے شہری بن کر معاشرے میں مثبت کردار ادا کریں۔

شاہین سازی

اسکول کا ہر طالب علم بزم پیغام کا شاہین بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ تنظیم کی طرف سے فراہم کردہ دینی، اخلاقی اور نظریاتی کتب جو کہ شاہین سیٹ کہلاتا ہے کا مطالعہ مکمل کرلے تو اسے باقاعدہ طور پر شاہین کا درجہ دیا جاتا ہے اور بطور سند ایک خوب صورت شاہین کارڈ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ "شاہین" (جو کہ قائدانہ صلاحیتوں کا نمائندہ ہے) کے طور پر اس کمیونٹی کا حصہ بن سکتا ہے۔

کتب خانہ کی مہم

بزم پیغام اسکول کی کلاسز میں کتب خانے قائم کرتا ہے، جنہیں شاہین لائبریریز کا نام دیا جاتا ہے۔جہاں طالب علموں کو ایسی کہانیوں کی کتابیں فراہم کی جاتی ہیں جو اخلاقی اقدار کو سیکھنے اور طلبہ کو نیک بن کر زندگی گزارنے کے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

ماہانہ رسالہ

بزم پیغام ہر ماہ "پیغام اقبال ڈائجسٹ" کے نام سے ماہانہ رسالہ / مجلہ شائع کرتی ہے، جو نہ صرف شاہینوں کو نئی معلومات، متاثر کن کہانیاں، اور مفید واقعات سے آگاہ کرتا ہے۔ بلکہ سکولوں کے عام طلبہ کے لیے بھی دلچسپی اور رہنمائی کا کام دیتا ہے۔

ایک مثالی تنظیم

الغرض بچوں کی یہ خود کار تنظیم ملک کی اعلی سطحی جمہوریت کے لیے ایک بہترین مثال ہے۔اس تجربہ کو اگر ملکی سطح پر متعارف کروایا جائے تو خاطر خواہ مثبت نتائج نکل سکتے ہیں۔

غزالی سکولوں میں بزمِ پیغام کی سرگرمیاں

22 غزالی سکولوں میں بزمِ پیغام سوسائیٹیز بنائی گئی ہیں۔ جہاں طلبہ وطالبات کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف سرگرمیاں کروائی جاتی ہیں۔

جائزہ کتاب

ابتدائی جماعتوں کی تدریسی سرگرمیاں

بچوں کا سکول میں داخل ہونا اور تعلیم حاصل کرنا اہم فریضہ ہے جس کا خود نبی کریمؐ نے ان الفاظ میں حکم دیا ہے: طلب العلم فریضة علی کل مسلم (ابن ماجہ)۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ہمارے سکولوں میں بچوں کو ان کے گھر جیسا ماحول نہیں مل پاتا تو کئی بچے سکول کو قید سمجھتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چھوٹی کلاسز میں بچوں کو ایک ہی جگہ بٹھا کر سارا دن کتاب پر توجہ مرکوز کروانا یا اس طرح کی کوئی دوسری سرگرمی کروانا جہاں اُن کے لیے بوریت کا باعث ہے وہیں اُن کے دلوں میں سکول کے ماحول سے نفرت کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔ چھوٹے بچے ایک جگہ بیٹھے رہنے سے ذہنی طور پر تھک جاتے ہیں جس سے تعلیمی مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔

بچپن میں فطری طور پر بچے کھیل کود کے شوقین ہوتے ہیں جس سے اُن کے اعضائے جسمانی کی ورزش ہوتی رہتی ہے۔ یہ اُن کی بہتر نشوونما کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی مختلف قسم کے کھیل اور صحت مندانہ سرگرمیاں سکولز میں کروائی جاتی رہی ہیں تاکہ بچوں کو صحت مند بنا کر مطلوبہ اہداف کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔ جدید تحقیقات سے ثابت ہے بچے کو جو تعلیم کھیل ہی کھیل میں دی جائے وہ اس کی شخصیت کا لازمی حصہ بن جاتی ہے اور بچہ ایسے تعلم میں گرمجوشی سے حصہ بھی لیتا ہے۔ نتیجتاً مطلوبہ اہداف حاصل ہوتے ہیں۔

چھوٹے بچوں کے لیے ہر سبق کے حوالے سے کوئی نہ کوئی کھیل پر مبنی سرگرمی ہونی چاہیے جس میں وہ مکمل طور پر تندہی سے حصہ لیں اور کچھ نہ کچھ سیکھتے چلے جائیں۔ چھوٹے بچے خاص طور پر کھیل کے رسیا ہوتے ہیں اور اگر سکول میں انہیں کھیلنے کے مواقع اور کھیلوں کی مدد سے تدریسی سرگرمیاں فراہم کی جائیں تو یقینی طور پر ان کے لیے سکول سے محبت بڑھے گی اور سکول آنے کا شوق پیدا ہو گا۔ یوں اُن کی تعلیم و تربیت بہتر طور پر عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

خصوصیات

- پڑھنا اور لکھنا سکھانے کی سرگرمیاں
- حروف تہجی کی آوازیں اور کہانیاں
- دلچسپ تدریسی کھیل
- آسان فہم ریاضیاتی سرگرمیاں
- تعمیر سیرت بذریعہ عملی سرگرمیاں
- جائزہ اور حوصلہ افزائی کے لیے ٹپس

زیر مطالعہ مینول کو بالخصوص ابتدائی جماعتوں کے اساتذہ کے لیے مرتب کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ پری پرائمری جماعتوں کے بچوں کے لیے تعلیمی سرگرمیوں کو دلچسپ بنایا جائے۔ ہم نے یہ کوشش بھی کی ہے کہ اس مینول میں دی گئی سرگرمیاں اور کھیل ریکارڈ کیے جائیں اور آپ کو ان کی وڈیوز مہیا کی جائیں۔ جنہیں آپ اپنے موبائل فونز/لیپ ٹاپ پر دیکھ کر رہنمائی حاصل کر سکیں گے۔ پلے گروپ، نرسری اور پریپ جماعتوں کو پڑھانے والے سبھی اساتذہ اس مینول اور وڈیوز سے رہنمائی پاتے ہوئے اپنی تدریس موثر بنا سکتے ہیں۔

اس مینول کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل موبائل نمبر پر رابطہ کیجیے: 03015333238

رمضان المبارک میں کروائی جانے والی سرگرمیاں

ماہِ مبارک میں نیکیوں کو فروغ دینے اور طلبہ و طالبات کو مختلف مقابلہ جات میں حصہ لے کر نیکیاں بڑھانے کا موقع دینے اور مقابلے کی فضا کے ذریعے بڑھ چڑھ کر نیکیاں کمانے کے لیے درج ذیل دو مقابلے سکولز میں کروائے گئے ہیں۔ مقابلہ تلاوت قرآن مجید میں 230 طلبہ و طالبات نے جبکہ رمضان سکور کارڈ مقابلے میں 12900 طلبہ وطالبات نے حصہ لیا ہے۔ مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مقابلہ تلاوت قرآن مجید

تلاوت قرآن مجید مقابلہ میں طلبہ وطالبات تلاوت کرتے ہوئے اپنی وڈیو ریکارڈ کرتے اور اسے بھیج کا مقابلہ میں حصہ لیتے ہیں۔ سب سے بہترین تلاوت کرنے والے طلبہ وطالبات انعام کے حق دار قرار پاتے ہیں۔

رمضان سکور کارڈ

رمضان سکور کارڈ کے ذریعے طلبہ وطالبات اپنے ماہ کی نیکیوں کا حساب رکھتے اور اس بنا پر خود کو مارکس دیتے ہیں۔ ماہ کے اختتام پر انہیں اپنے کل نمبرز کا پتہ چلتا ہے۔

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

نتائج سالانہ امتحان غزالی سکولز

حفظ القرآن الکریم

1446ھ
2025ء

رابطۃ المدارس پاکستان

نمبر	نام	مقام
95	بریرہ امین	اڈاپل 93، فیصل آباد
95	محمد سعد	اڈاپل 93، فیصل آباد
95	محمد زید	اخلاص پور، نارووال
93	حرا پروین	اڈاپل 93، فیصل آباد
90	فضہ بتول	اڈاپل 93، فیصل آباد
88	ماہ نور	اڈاپل 93، فیصل آباد
85	حسن محمود	اخلاص پور، نارووال
80	محمد ریحان	اخلاص پور، نارووال
80	ساجد محمود	اڈاپل 93، فیصل آباد
70	محمد حسان	اڈاپل 93، فیصل آباد
70	عبداللہ	اڈاپل 93، فیصل آباد
68	عبداللہ صفدر	اڈاپل 93، فیصل آباد

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

عبداللہ عزام

کرئیر کونسلنگ سیمینارز، غزالی ہائی سکولز

شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کی اولین ترجیح اپنے طلبہ وطالبات اور اساتذہ کی رہنمائی کرنا اور مستقبل کے کامیاب شہری بنانا ہے، اس حوالے سے بے شمار سرگرمیاں سال بھر جاری رہتی ہیں جن سے ہمارے طلبہ وطالبات کو آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ حکومت پنجاب کی جانب سے میٹرک کلاسز، بالخصوص نہم کلاس کے لیے نئے نصاب کے اطلاق کے بعد طلبہ اور اساتذہ میں کنفیوژن کو دور کرنے کے لیے سبھی غزالی کے ہائی سکولز میں رواں ماہ کرئیر کونسلنگ سیمینارز کے انعقاد کا ہوا۔ فیصل آباد، جھنگ، لاہور، شیخوپورہ، نارووال، سرگودھا، میانوالی، بھکر اور اوکاڑہ میں 17 مقامات پر یہ سیمینار انعقاد پذیر ہوئے۔ میٹرک کلاسز کے کم و بیش 2800 طلبہ وطالبات اور 210 اساتذہ شریک ہوئے۔ سیمینار میں شرکاء کو متنوع کریئرز کے مواقع سے روشناس کرانے، مضامین کے مستقبل کے چیلنجز اور امکانات کو وضاحت سے سمجھانے نیز انہیں رہنمائی دینے کہ وہ کس طرح مضامین کا انتخاب کرسکتے ہیں سلسلہ جاری ہے۔

آؤ مل کر اس جہاں میں کہکشاں ترتیب دیں
اِک سے اِک بڑھ کر ستارہ خاک میں موجود ہے

غزالی پریمئر سکول / کالج (فار بوائز)

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

Faith-Vision-Responsibility
GHAZALI PREMIER HIGH SCHOOL/COLLEGE

Admissions Open 2025

فرسٹ ایئر میں 100 فیصد سکالرشپ پر داخلے جاری ہیں

رجسٹریشن	15 اپریل 2025
اہلیت	نہم میں نمایاں رزلٹ
کلاسز کا آغاز	یکم مئی 2025

نمایاں خصوصیات

- اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی زیرِ نگرانی تدریسی عمل
- روشن اور کشادہ کلاس رومز پر مشتمل شاندار اکیڈمک بلاک
- ایئر کنڈیشنڈ کمپوٹر لیب اور جدید سامان سے مزین سائنس لیبارٹریز
- ہزاروں کتب پر مشتمل لائبریری
- کرکٹ، بیڈمنٹن اور فٹ بال کے لیے پلے گراؤنڈ
- جسمانی تربیت کے لیے PT پریڈ اور Martial Arts کا باقاعدہ انتظام
- تمام رہائشی سہولیات پر مشتمل خوبصورت ہاسٹل
- چوبیس گھنٹے کی مؤثر روٹین پر مشتمل ایک مربوط نظام
- ذہنی، اخلاقی اور جسمانی نشوونما کے لیے ہم نصابی سرگرمیاں

ایڈریس: غزالی پریمئر کالج، ملتان روڈ سندر، لاہور | فون نمبر: 0333-1213653 ,0300-6524436 | www.get.org.pk

etaleem

ای تعلیم

سیکھیے، سکھائیے

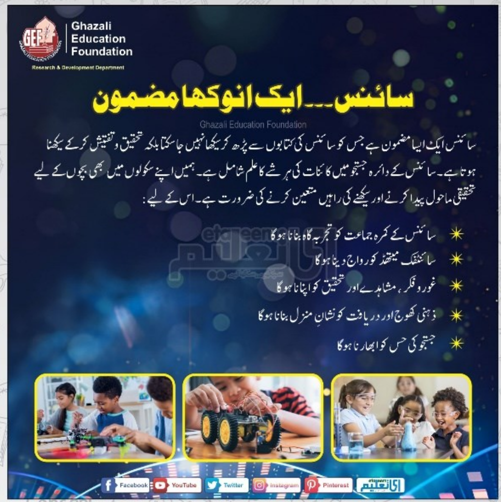

اساتذہ، طلبہ اور والدین کی رہنمائی کے لیے ای تعلیم فیس بک پیج بنایا گیا ہے۔ اس سے بھرپور استفادہ کیجیے۔ ہمارا عزم ہے "سیکھیے، سکھائیے"

Ghazali Education Foundation
Research & Development Department
5-E Saman Berg, Johar Town, Lahore, Pakistan
(+92-42) 111 438 438 info@get.org.pk www.get.org.pk